Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Challenges Faced by Islamic Civilization in the Context of Globalization: An Analytical Study

گلوبلائزیشن کے تناظر میں اسلامی تہذیب کو درپیش چیلنجز: ایک تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. **Shaista Waseem** (Corresponding Author)
   PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Government Sadiq College Women University, Bahawalpur, Pakistan.
   Email: **shaistawaseem28@gmail.com**
2. **Dr. Farzana Iqbal**
   Head of Department, Department of Islamic Studies, Government Sadiq College Women University, Bahawalpur, Pakistan.

Citation

Waseem, Shaista and Dr. Farzana Iqbal." Challenges Faced by Islamic Civilization in the Context of Globalization: An Analytical Study."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.4, Oct-Dec (2025): 62–77.

Submission Timeline

Received: Sep 06, 2025
Revised: Sep 17, 2025
Accepted: Oct 04, 2025
Published Online: Oct 11, 2025

Publication & Ethics Statement

Article QR

Published by *Al-Marjān Research Center*, Lahore, Pakistan.

© The Authors. No conflict of interest declared.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

Challenges Faced by Islamic Civilization in the Context of Globalization: An Analytical Study

گلوبلائزیشن کے تناظر میں اسلامی تہذیب کو درپیش چیلنجز: ایک تحقیقی جائزہ

☆ شائستہ وسیم ☆ ڈاکٹر فرزانہ اقبال

Abstract

Globalization has emerged as a defining feature of the contemporary world, influencing social, economic, and cultural spheres across nations. While it has facilitated rapid technological advancement, knowledge transfer, and economic integration, it simultaneously poses significant challenges to traditional and religious value systems, including Islamic civilization. This study analytically examines the multifaceted threats globalization presents to Islamic cultural, ethical, and educational values. It highlights issues such as cultural homogenization, the erosion of moral and religious practices, and the increasing influence of Western media and lifestyle patterns. At the same time, the study identifies areas of potential compatibility, where Islamic principles of justice, knowledge, and social welfare can harmonize with global developments. Through a comprehensive review of literature, Qur'anic guidance, and Prophetic traditions, this research underscores the need for strategic engagement with globalization—adopting beneficial aspects while safeguarding core Islamic values. The findings aim to provide policymakers, educators, and the Muslim community with insights to strengthen cultural resilience and promote an informed, value-based approach in the globalized era.

Keywords: Challenges, Islamic Civilization, Globalization, Analytical Study, value-based approach.

تعارف موضوع

گلوبلائزیشن بظاہر دنیا کو قریب لانے اور باہمی روابط کو مضبوط کرنے کا نام ہے، لیکن حقیقت میں یہ ایک ایسی ہمہ جہتی قوت ہے جو معاشی، ثقافتی، سیاسی اور فکری سطح پر گہرے اثرات مرتب کر رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں دنیا بھر میں ایک یکساں طرزِ زندگی اور سوچ پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کے پیچھے بالعموم مغربی اقدار اور سرمایہ دارانہ نظام کارفرما ہے۔ اسلامی تہذیب، جو اپنی منفرد روحانی، اخلاقی اور معاشرتی اقدار کی حامل ہے، اس عالمی رجحان سے براہِ راست متاثر ہو رہی ہے۔ گلوبلائزیشن نے جہاں ٹیکنالوجی، تعلیم اور معیشت کے میدان میں نئے مواقع فراہم کیے ہیں وہیں مسلم معاشروں کے لیے چیلنجز بھی کھڑے کیے ہیں، مثلاً ثقافتی یلغار، زبان اور روایت کی کمزوری، خاندانی نظام کا انتشار، اور نوجوان نسل میں مغربی فکر کی بے جا تقلید۔ ان حالات میں اسلامی تہذیب کو نہ صرف اپنی اصل اقدار کی حفاظت کرنی ہے بلکہ جدید عالمی تناظر میں اپنی معنویت اور افادیت کو بھی اجاگر کرنا ہے۔

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونیورسٹی، بہاولپور، پاکستان۔
☆ انچارج، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونیورسٹی، بہاولپور، پاکستان۔

مبحث اول: گلوبلائزیشن کی تفہیم

1۔ گلوبلائزیشن کی لغوی توضیح

لفظ "Globalization" انگریزی کے "Globe" (زمین) اور لاحقہ "-ization" سے مل کر بنا ہے، جس کا مطلب ہے کسی شے کو عالمی دائرے میں شامل کرنے کا عمل۔ لغوی اعتبار سے اس کا مطلب ہے: "دنیا کو ایک متحد، جڑا ہوا نظام بنانا۔"

صالح الرقب کے مطابق:

> "العولمة لغة: العولمة على وزن فوعلة، وهذه الكلمة بهذه الصيغة الصرفية لم ترد في كلام العرب، والحاجة المعاصرة قد تفرض استعمالها، وهي تدل على تحويل الشيء إلى وضعية أخرى، ومعناها: وضع الشيء على مستوى العالم، وأصبحت الكلمة دارجة على ألسنة الكتاب والمفكرين في أنحاء الوطن العربي"[1]

> "عولمہ **لغوی اعتبار سے**: 'عولمہ' 'وزن فوعلة' پر ہے، اور یہ صیغہ صرفی عربوں کی قدیم زبان میں استعمال نہیں ہوا۔ تاہم موجودہ دور کی ضرورت نے اس کے استعمال کو رائج کر دیا ہے۔ اس کا مفہوم ہے: کسی چیز کو ایک اور حالت میں منتقل کرنا۔ اور اس سے مراد ہے: کسی چیز کو عالمی سطح پر لے جانا۔ یہ لفظ اب اہلِ قلم اور مفکرین کی زبان پر پورے عرب دنیا میں عام ہو چکا ہے۔"

انتھونی گڈنز (Anthony Giddens) کے مطابق:

> *"Globalization is the intensification of worldwide social relations which link distant localities in such a way that local happenings are shaped by events occurring many miles away and vice versa."2*

> "گلوبلائزیشن دنیا بھر کے سماجی تعلقات کی شدت اور گہرائی کا نام ہے، جو دور دراز خطوں کو اس طرح جوڑ دیتی ہے کہ ایک مقام پر ہونے والے واقعات دُور دراز مقامات پر اثر انداز ہوتے ہیں اور وہاں کے واقعات بھی مقامی حالات کو متاثر کرتے ہیں۔"

یعنی عولمہ کا مطلب ہے کسی چیز کو عالمی سطح پر پھیلانا اور سب کو ایک ہی دائرے میں شامل کرنا۔ یہ لفظ اصل میں انگریزی (Globalization) سے آیا، جسے بعد میں فرانسیسی (Mondialisation) اور پھر عربی میں منتقل کیا گیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا کو ایک ہی گاؤں یا ایک ہی نظام کی طرح بنا دیا جائے، جہاں معیشت، سیاست، ثقافت اور زندگی کے دوسرے پہلو ایک مشترکہ عالمی طرز کے مطابق چلیں۔

2۔ گلوبلائزیشن کی اصطلاحی

عربی زبان میں اس کو "العولمۃ" کہا جاتا ہے، کچھ لوگوں نے ابتداءً "الكونية" اور "الكوكبة" کے الفاظ بھی استعمال کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن قاھرہ کی "مجمعه اللغة العربيه" نے لفظ "العولمة" ہی استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔

---

[1] Al-Riqb, Ṣāliḥ Ḥusayn, *Al-ʻAwlama* (n.p.: Al-Maktaba al-Shāmila al-Dhahabīya, 1422 AH/2002), 8.

[2] Giddens, Anthony. *The Consequences of Modernity* (Stanford: Stanford University Press, 1990), 64.

* انگلش میں اس کو Globalization کہا جاتا ہے، جس کے معنی ہیں "کسی چیز کو عام کرنا اور اس کے دائرے کو وسیع کرنا۔"[3]
* اس لفظ کا استعمال سب سے پہلے امریکہ میں شروع ہوا، ویبسٹر (Webster) کی نیو کالج ڈکشنری (New colligate Dictionary) میں گلوبلائزیشن کے معنی یہ دیے گئے ہیں:
"کسی چیز کو عالمیت کا جامہ پہنانا، کسی چیز کے دائرے کو عالمی بنانا۔"[4]

جب کہ فرانسیسی زبان میں اس کو مونڈیالائزیشن (Mondialisation) کہا جاتا ہے، جس کے معنی ہیں کسی چیز کو عالمی معیار کا بنانا۔
بعض مفکرین نے گلوبلائزیشن کو "نئے عالمی نظام" (New World Order) سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس اصطلاح کو سب سے پہلے سابق امریکی صدر جارج بش سینیر نے اپنی تقریر کے دوران استعمال کیا تھا۔ خلیجی جنگ کے اختتام کے ایک ماہ بعد اگست 1990ء میں خلیج میں مقیم امریکی فوجیوں کو خطاب کرتے ہوئے، بش نے ایک ایسا عالمی نظام قائم کرنے کی بات کہی تھی، جو دہشت گردی سے پاک ہو، لوگوں کو امن وسلامتی عطا کرے اور اقوام عالم کو عیش وعشرت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع فراہم کرے۔[5]
اس اصطلاح (جدید عالمی نظام) سے یہ وہم ہوتا ہے کہ اس نظام کا تعلق صرف سیاست سے ہے، حالانکہ یہ تحریک نہ صرف سیاست سے، بلکہ اقتصاد، معاشرت، ثقافت اور تعلیم سے بھی تعلق رکھتی ہے، بلکہ یہ اصطلاح اپنے تمام تر مفہوم کے ساتھ، دنیا پر ہر اعتبار سے بالادستی قائم کرنے کے ارادے کی غماز ہے۔ گلوبلائزیشن جو شروع میں عالمی اقتصادیات کی ایک تحریک کے طور پر ظاہر ہوا تھا، اب اقتصادی حدود سے بہت آگے نکل چکا ہے اور صورت حال یہ ہے کہ اب عالمی منڈیوں پر اموال تجارت کے ساتھ ساتھ سیاست، ثقافت اور تعلیم جیسے شعبوں پر بھی گلوبلائزیشن کا مہیب سایہ چھایا ہوا ہے۔[6]
عبداللہ العشی اپنی کتاب "ثقافة العولمة بوصفها خطابا متطرفا" میں لکھتے ہیں:

> "عولمہ یہ ہے کہ پوری دنیا کی ایک یا ایک سے زیادہ مشترکہ زبانیں ہوں، دنیا کی تجارت سب ملکوں کے درمیان آزاد اور سہل ہو، اس پر ایک ہی اقتصادی نظام اور ایک ہی سیاسی نظام غالب ہو، ایک ہی عقیدہ رائج ہو، اور لوگوں کے درمیان انسانی حقوق اور صنفی تعلقات جیسی چیزوں میں مشترکہ اقدار ہوں۔ اسی طرح ایک ایسا عالمی ادب پیدا ہو جس سے تمام انسان لطف اندوز ہوں، اور نتیجتاً ایک ہی تعلیمی نظام دنیا پر غالب ہو۔ اور یہ تمام چیزیں جو عولمہ کے ذریعے عالمی بنائی جائیں، انسانوں کے لیے بطور بشر موزوں ہوں اور ان کی مادی امنگوں کو پورا کرنے میں مددگار ثابت ہوں۔ یہ ہے عولمہ کا حتمی اور مثالی ہدف۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عولمہ نامکمل بھی ہو سکتی ہے، اور مکمل ہونے کے باوجود یہ ممکن ہے کہ وہ انسانوں کے لیے موزوں نہ ہو، بلکہ عارضی حالات کے باعث ان پر مسلط کر دی گئی ہو۔"[7]

---

[3] Ḥijāzī, Maḥmūd Fahmī. “Risālat al-Hilāl.” *Risālat al-Hilāl*, March 2001, 3.

[4] *New Collegiate Dictionary* (Springfield, MA: Merriam-Webster, 1991), 521.

[5] Rajab, Muṣṭafā. “Makhāṭir al-‘Awlama ‘alā al-Mujtama‘āt al-‘Arabīya.” *Majallat al-Bayān*, 2000, 13/10.

[6] Izzat, Al-Sayyid Aḥmad. *Al-Hubār: Mazā‘im al-‘Awlama* (Damascus: Ittiḥād al-‘Arab, 2000), 5.

[7] Al-‘Ushshī, ‘Abd Allāh. “Thaqāfat al-‘Awlama bi-Waṣfihā Khiṭāban Mutatarrifan.” Ministry of Awqaf, Saudi Arabia. Accessed October 29, 2025. https://www.awqaf.gov.sa (n.d.), 1/11.

یہ عالمی نظام مغربی اور خصوصاصیہونی طاقتوں کے ذریعے انسانی معاشرے پر سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی بالادستی قائم کرنے کا ایک ذریعہ ہے، مختلف انسانی تہذیبوں کو مٹانے کی ایک تحریک ہے، دنیابھر کی مختلف النوع ثقافتوں کو مغربی، بلکہ امریکی ثقافت میں رنگنے کا ایک حربہ ہے اور سارے عالم پر حکومت کرنے کے یہودی خوابوں کی تعبیر ہے۔

مبحث دوم: اسلامی تہذیب کو گلوبلائزیشن سے درپیش چیلنجز

گلوبلائزیشن ایک طاقتور عالمی عمل ہے جو نہ صرف معاشی بلکہ ثقافتی، فکری اور سیاسی شعبوں کو بھی یکجا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس نے دنیا کو ایک گلوبل گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے جہاں مغربی اقدار، میڈیا، طرزِ زندگی، اور تعلیمی نظام غالب ہوتے جارہے ہیں۔ اسلامی تہذیب، جو اپنی مخصوص روحانی شناخت، اخلاقی معیار اور اجتماعی نظام پر قائم ہے، اس عالمی رجحان کے تقابل میں شدید چیلنجز کا سامنا کر رہی ہے۔ مغربی میڈیا اور ثقافت کی ہجرت نے اسلامی اقدار اور روایات کو زائل ہونے کا خطرہ لاحق کیا ہے، جبکہ تعلیم اور اقتصادی ترقی کے میدان میں عالمی معیارات سے ہم آہنگی برقرار رکھتے ہوئے مذہبی شناخت کی حفاظت ایک پیچیدہ مسئلہ بن گیا ہے۔ اس پس منظر میں، اسلامی تہذیب کو نہ صرف اپنی تاریخی بنیادوں کو محفوظ رکھنا ہے بلکہ جدید گلوبلائزڈ دنیا میں اپنی معنویت اور افادیت کو نئے انداز میں پیش کرنا بھی ضروری ہے۔ ذیل میں اسلامی تہذیب کو گلوبلائزیشن سے درپیش چیلنجز کا جائزہ درج ہے:

1۔ ثقافتی یلغار اور شناخت کا بحران

گلوبلائزیشن کے نتیجے میں مغربی تہذیب اور لبرل اقدار پوری دنیا پر مسلط کی جارہی ہیں۔ اس عمل نے مسلم نوجوانوں کو اپنی دینی و تہذیبی جڑوں سے کاٹنے کی کوشش کی ہے۔ علامہ اقبال نے اس صورتحال کو صدیوں پہلے بھانپتے ہوئے کہا تھا کہ:

"تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی۔"[8]

اقبالؒ یہاں مغربی تہذیب کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو بظاہر ترقی، آزادی اور خوشحالی کا نعرہ لگاتی ہے لیکن درحقیقت اپنی بنیادوں میں کھوکھلی ہے۔

- **پہلا مصرع**: اقبالؒ کہتے ہیں کہ مغربی تہذیب اپنی بے راہ روی، مادہ پرستی اور اخلاقی زوال کی وجہ سے خود ہی اپنے انجام کو پہنچے گی۔ یہ اپنی ہی تخلیق کردہ ہتھیار (یعنی خودغرضی، سرمایہ پرستی، عیش پرستی) سے خود کو ختم کر ڈالے گی۔
- **دوسرا مصرع"**: شاخِ نازک پہ آشیانہ" ایک استعارہ ہے۔ اقبالؒ کہتے ہیں کہ جو بھی تہذیب کمزور بنیادوں پر قائم ہو، وہ دیرپا نہیں رہ سکتی۔ مغربی تہذیب چونکہ روحانیت اور اخلاقیات سے خالی ہے، اس لیے اس کا زوال یقینی ہے۔

اقبالؒ کے یہ اشعار صرف ان کے زمانے کے لیے نہیں بلکہ آج کے گلوبلائزیشن کے دور میں بھی ایک تنبیہ ہیں۔ مغربی تہذیب اپنی اخلاقی کمزوریوں اور دینی قدروں سے دوری کی وجہ سے خود ہی اپنے زوال کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اقبالؒ دراصل مسلمانوں کو متنبہ کر رہے تھے کہ وہ مغربی تہذیب سے متاثر نہ ہوں بلکہ اپنی دینی بنیادوں پر قائم رہیں۔

گلوبلائزیشن نے مغربی میڈیا، فیشن، اور لائف اسٹائل کے ذریعے مسلم معاشروں پر براہِ راست اثر ڈالا ہے۔ نوجوان نسل مغربی ثقافتی اقدار کو اپنانے پر زیادہ مائل نظر آتی ہے، جس سے اسلامی تہذیبی روایات جیسے حجاب، عائلی نظام اور اخلاقی معیارات کو خطرات لاحق ہیں۔

---

[8] Iqbāl, ʻAllāma Muḥammad. "Bāng-e-Darā, Ḥiṣṣa Dūm: 1905 se 1908 tak (March 1907)." In *Bāng-e-Darā* (Lahore: n.p., n.d.), 151.

"The process of globalisation stimulates Western cultural hegemony around the world as globalisation is the direct consequence of the expansion of Western culture across the planet via media, economic domination, colonisation, and cultural mimesis. In this process, a form of cultural hybridisation is taking place in the Muslim world, and the meaning and significance of Islamic culture is lost in the process. Therefore, the manifestation of globalisation is a serious challenge to the integrity and regeneration of local cultures, and cultural pressures of globalisation are keenly felt in the Muslim world. As a result of globalisation, Islamic culture has come into conict with two alien cultures: one is the secularised pop culture distributed by globalised media, the other is the Western culture (particularly American) inuenced by modernisation which integrates certain Western values into Islam. In this rapidly globalised world, the inclination of mass emulation of non-Islamic cultural substance has become apparent in the Muslim societies. A vast majority of Muslims are inclined to demean their golden era of accomplishment when they were at the pick of success and at the same time the Western societies were suffering from the evil of 'dark ages'. In fact, the secular Western culture is now regarded as a superior one, albeit in many cases devoid of morality and religious values."[9]

"گلوبلائزیشن کا عمل دنیا بھر میں مغربی ثقافتی بالادستی کو فروغ دیتا ہے کیونکہ گلوبلائزیشن دراصل مغربی ثقافت کے سیارے بھر میں پھیلاؤ کا براہِ راست نتیجہ ہے، جو میڈیا، اقتصادی بالادستی، نوآبادیات، اور ثقافتی تقلید کے ذریعے ممکن ہوا ہے۔ اس عمل کے دوران مسلم دنیا میں ایک قسم کی ثقافتی ملاوٹ رونما ہو رہی ہے، اور اس کے نتیجے میں اسلامی ثقافت کا مفہوم اور اہمیت کھو رہی ہے۔ لہٰذا، گلوبلائزیشن کا ظہور مقامی ثقافتوں کی سالمیت اور تجدید کے لیے ایک سنجیدہ چیلنج ہے، اور گلوبلائزیشن کے ثقافتی دباؤ مسلم دنیا میں بخوبی محسوس کیے جاتے ہیں۔ گلوبلائزیشن کے نتیجے میں، اسلامی ثقافت دو غیر ملکی ثقافتوں کے ساتھ ٹکراؤ کا شکار ہوئی ہے: ایک وہ سیکولرائزڈ پاپ کلچر ہے جو عالمی میڈیا کے ذریعے پھیلائی جاتی ہے، اور دوسری مغربی ثقافت (خاص طور پر امریکی) ہے جو جدیدیت سے متاثر ہو کر بعض مغربی اقدار کو اسلام میں ضم کرتی ہے۔ اس تیزی سے گلوبلائزڈ دنیا میں، مسلم معاشروں میں غیر اسلامی ثقافتی عناصر کی وسیع پیمانے پر تقلید کرنے کی رجحان واضح ہو گیا ہے۔ اکثریت مسلمان اپنے سنہری دورِ کامیابی کو کم تر سمجھنے کی طرف مائل ہو گئی ہے، جب کہ اس دوران مغربی معاشرے 'تاریک عصور' کی برائیوں میں مبتلا تھے۔ درحقیقت، سیکولر مغربی ثقافت کو اب اکثر اعلیٰ سمجھا جاتا ہے، حالانکہ یہ بہت سے مواقع پر اخلاقیات اور دینی اقدار سے خالی ہوتی ہے۔"

یعنی گلوبلائزیشن نے مسلم دنیا میں ثقافتی دباؤ اور شناخت کے بحران کو بڑھا دیا ہے۔ مغربی میڈیا اور جدیدیت کے اثرات نے اسلامی اقدار اور روایات کے ساتھ ٹکراؤ پیدا کر دیا ہے، اور غیر اسلامی ثقافتی عناصر کی تقلید عام ہو گئی ہے۔ اس صورتحال میں مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اسلامی ثقافت، اقدار اور تاریخی شناخت کو پہچانیں اور اسے برقرار رکھنے کے لیے شعوری کوششیں کریں، تاکہ گلوبلائزیشن کے منفی اثرات کے باوجود اپنی ثقافتی سالمیت اور اخلاقی بنیادوں کو مضبوط رکھ سکیں۔

[9] Nurullah, Abu Sadat. "Globalisation as a Challenge to Islamic Cultural Identity." *International Journal of Interdisciplinary Social Sciences* 3, no. 6 (2008): 45–56.

2۔ خاندانی نظام کو خطرات

مسلم خاندانی نظام پر گلوبلائزیشن کے اثرات نہایت واضح طور پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں مسلم گھرانے اختلافات اور انتشار کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ خاندان کے افراد کے درمیان تعاون و ہمدردی کا جذبہ ماند پڑ چکا ہے، رشتوں کی گرمجوشی کمزور ہو رہی ہے اور خود غرضی و مفاد پرستی اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ اب ہر شخص ذاتی مفاد کو خاندانی استحکام پر فوقیت دے رہا ہے۔ اولاد میں والدین کی نافرمانی تشویشناک حد تک بڑھ گئی ہے اور بچے اپنے ماں باپ کو دقیانوسی اور پرانے خیالات کا حامل سمجھنے لگے ہیں۔ دوسری طرف والدین بھی اپنی اولاد کے حقوق اور ذمہ داریوں کو بھولتے جا رہے ہیں۔ وہ اپنی پرتعیش زندگی میں بچوں کو بوجھ سمجھنے لگے ہیں، جس کے نتیجے میں پدرانہ شفقت اور مادری محبت کمزور پڑتی جا رہی ہے۔ والدین اپنی اولاد کی سیرت سازی اور روحانی تربیت سے پہلو تہی اختیار کر رہے ہیں۔

اسی طرح معاشرتی سطح پر بھی دوری بڑھتی جا رہی ہے۔ ایک ہی عمارت میں رہنے والے افراد اپنے پڑوسیوں سے کٹے ہوئے ہیں۔ لفٹ اور سیڑھیوں میں بارہا ملاقات ہونے کے باوجود نہ سلام کیا جاتا ہے نہ بات چیت۔ پڑوسیوں کا باہمی حسنِ سلوک اب قصہ ٔ ماضی بنتا جا رہا ہے۔ ہر گھر دوسروں سے بے تعلقی کے عالم میں زندگی گزار رہا ہے۔ خاندان کے بزرگوں کے ساتھ تعلق، ادب و احترام اور نیاز مندی ختم ہو رہی ہے۔ نوجوان اپنے بوڑھے بزرگوں کو بوجھ تصور کرنے لگے ہیں اور اسی سوچ کے تحت انہیں بڑھاپے کے گھروں (بیت المعمرین) میں چھوڑ آنا جدید کلچر کا ایک حصہ بنتا جا رہا ہے۔

یہ خاندانی انتشار، خود غرضی اور ذاتی مفاد پرستی خاندانی جرائم میں اضافے کا سبب بن گئی ہے۔ باپ کے ہاتھوں اولاد کا قتل، اولاد کا باپ کو قتل کر دینا، شوہر و بیوی کے درمیان قتل و تشدد کے واقعات اور محرم رشتوں کے ساتھ بدکاری کے بڑھتے ہوئے واقعات اسی زوال کی مثالیں ہیں۔

ایسے حالات میں صرف دینی شعور کی بیداری اور دین پر مضبوطی کے ساتھ عمل ہی تحفظ فراہم کر سکتا ہے۔ گلوبلائزیشن دراصل دین سے بےزاری اور مذہب سے آزادی کی تحریک ہے، اس کا مقابلہ دین پسندی اور شریعت پر سختی سے عمل کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے علماء اور داعیانِ امت پر بھاری فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنی دعوتی اور اصلاحی سرگرمیوں کو مزید مؤثر اور تیز تر بنائیں تاکہ مسلم معاشرہ کو گلوبلائزیشن کے مہلک اثرات سے بچایا جا سکے۔

اسلام میں خاندانی نظام کو معاشرتی بنیاد کی حیثیت حاصل ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا"[10]

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا، اور دونوں سے مرد اور عورتوں کو کثرت کے ساتھ پھیلایا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ داروں (محرموں) کا بھی حق ادا کرو۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔"

یہ آیت اسلام میں خاندانی نظام کی اہمیت اور معاشرتی بنیاد کے تناظر میں بہت واضح ہے، اسلام میں خاندان کو معاشرتی تنظیم کی بنیاد سمجھا گیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام انسان ایک ہی نفس سے پیدا ہوئے اور اسی نفس سے ان کا جوڑا بنایا گیا، اور پھر دونوں سے مرد اور

[10] Al-Nisā', 4:1.

عورتوں کی کثرت پھیلی۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انسانی زندگی اور معاشرہ خاندانی رشتوں پر منحصر ہے۔ خاندان نہ صرف ذاتی زندگی کے لیے محبت، تحفظ اور تعاون فراہم کرتا ہے بلکہ معاشرتی نظم و استحکام کے لیے بھی بنیادی یونٹ ہے۔

آیت میں مزید تاکید ہے کہ اللہ سے ڈرو اور رشتہ داروں کے حقوق کو پامال نہ کرو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام میں خاندان کے ہر فرد کے حقوق کا تحفظ لازمی ہے اور خاندانی رشتوں میں عدل و انصاف قائم رکھنا ضروری ہے۔ اللہ کی نگرانی کا ذکر یہ یقین دلاتا ہے کہ خاندانی اور معاشرتی ذمہ داریاں صرف انسانی قانون کے تابع نہیں بلکہ اللہ کے قانون کے تابع بھی ہیں۔

اس طرح، یہ آیت اسلامی تعلیمات کے تناظر میں خاندان کو معاشرتی بنیاد اور اخلاقی و قانونی ذمہ داریوں کا محور قرار دیتی ہے، جس کے ذریعے معاشرہ منظم، مضبوط اور محفوظ رہتا ہے۔

گلوبلائزیشن نے خاندانی نظام" کو آزادی اور جنس پرستی کے نام پر کھوکھلا کیا۔ اس کے نتیجے میں مغربی معاشروں کی طرح مسلم خاندان بھی طلاق، عریانی اور ہم جنس پرستی کے اثرات سے متاثر ہو رہے ہیں۔

> *"Globalization has influenced family structures in Muslim societies by promoting individualism, materialism, and personal desires, which contradict the traditional Islamic family values. As a result, there have been shifts in family arrangements, such as an increase in nuclear families and a weakening of extended family ties. These changes challenge the collective, spiritual, and moral foundations emphasized in Islamic social norms."*[11]
>
> "گلوبلائزیشن نے مسلم معاشروں میں خاندانی ڈھانچوں کو متاثر کیا ہے، جس سے فردیت، مادیت اور ذاتی خواہشات کو فروغ ملا ہے، جو روایتی اسلامی خاندانی اقدار کے منافی ہیں۔ نتیجتاً، خاندانی تنظیم میں تبدیلیاں آئی ہیں، جیسے جوہری خاندانوں کا بڑھنا اور بڑے خاندانوں کے تعلقات میں کمی۔ یہ تبدیلیاں اسلامی معاشرتی اصولوں میں زور دی گئی اجتماعی، روحانی اور اخلاقی بنیادوں کے لیے چیلنج ہیں۔"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گلوبلائزیشن نے مسلم معاشروں میں خاندان اور ثقافت پر اثر ڈالا ہے۔ اس سے لوگ زیادہ خود غرض اور ذاتی خواہشات پر مائل ہو گئے ہیں، اور بڑے خاندان کے تعلقات کمزور ہوئے ہیں۔ اسلامی خاندان کے اصول، جو محبت، تعاون اور اخلاق پر مبنی ہیں، اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ مسلمان اسلامی تعلیمات اور خاندانی اقدار پر عمل کریں تاکہ خاندان مضبوط رہے اور معاشرہ امن و ہم آہنگی کے ساتھ چلتا رہے۔

3۔ اخلاقی و سماجی بگاڑ

اخلاقی و سماجی بگاڑ آج کے دور کی ایک سنجیدہ اور پیچیدہ صورت حال ہے جو فرد اور معاشرے دونوں پر منفی اثر ڈال رہی ہے۔ اخلاقی بگاڑ میں انسانیت، ایمانداری، صداقت اور انصاف جیسے بنیادی اصولوں کی پامالی شامل ہے، جبکہ سماجی بگاڑ میں معاشرتی تعلقات میں کمزوری، عدل و مساوات کی کمی اور خاندان و کمیونٹی کی بنیادوں کا کمزور ہونا شامل ہے۔ اس بگاڑ کے اثرات نہ صرف نوجوان نسل کی تربیت اور کردار سازی پر پڑتے ہیں بلکہ پورے معاشرتی نظام کی ہم آہنگی، تعاون اور امن کے لیے بھی خطرہ بن جاتے ہیں۔ موجودہ عالمی اور مقامی عوامل، جیسے

[11] Rahman, S. A., and M. S. Uddin. "The Impact of Globalization on Family Values." *International Journal of Advanced Research* 5, no. 8 (2017): 968–77. https://doi.org/10.21474/IJAR01/5143.

گلوبلائزیشن، میڈیا کی منفی اثرات اور فردیت کی بڑھتی ہوئی ثقافت، اس مسئلے کو مزید پیچیدہ بنا رہی ہیں۔ اسلام نے عفت، حیا اور اخلاقی پاکیزگی کو بنیادی اقدار قرار دیا ہے، جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ "النور" میں حکم خداوندی ہے:

"قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ----- وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا"[12]

"کہہ دو کہ مومن مرد اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لیے زیادہ پاکیزگی ہے۔ اور کہہ دو کہ مومن عورتیں اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر ہو جائے۔"

یہ آیات مردوں اور عورتوں دونوں کو **نظریں نیچی رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت** کرنے کی ہدایت کرتی ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات پر قابو رکھے اور معاشرت میں پاکیزگی، عزت اور اخلاقی اصول قائم رکھے۔ عورتوں کو یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنی زینت کو چھپائیں، سوائے اس کے جو ظاہر ہو، تاکہ معاشرت میں فحاشی اور غیر اخلاقی رویوں سے بچا جا سکے۔

یہ اصول نہ صرف فرد کی پاکیزگی کے لیے ضروری ہیں بلکہ پورے معاشرے کی اخلاقی اور سماجی صحت کو برقرار رکھنے میں بھی مددگار ہیں۔ لیکن گلوبلائزیشن نے میڈیا اور انٹرٹینمنٹ کے ذریعے فحاشی و عریانیت کو عام کیا ہے۔

4۔ معاشی و اقتصادی دباؤ

معاشی و اقتصادی دباؤ آج کے معاشروں میں ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے، جو نہ صرف افراد کی زندگی پر اثرانداز ہوتا ہے بلکہ پورے سماجی نظام کی فعالیت اور استحکام کو بھی متاثر کرتا ہے۔ روزگار کی کمی، آمدنی میں عدم مساوات، مہنگائی اور وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم ایسے عوامل ہیں جو افراد اور خاندانوں پر مالی مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ اس دباؤ کے نتیجے میں نہ صرف زندگی کے معیار میں کمی آتی ہے بلکہ لوگ ذہنی دباؤ، اضطراب اور سماجی جرائم کی طرف بھی مائل ہو جاتے ہیں۔ معاشی و اقتصادی دباؤ کا اثر خاندان، کمیونٹی اور قومی سطح پر واضح ہوتا ہے، اور یہ معاشرتی ہم آہنگی اور ترقی کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔

گلوبلائزیشن نے سرمایہ دارانہ نظام کو پوری دنیا پر مسلط کر دیا ہے، جو سود پر مبنی ہے۔ اسلام نے سود کو سختی سے حرام قرار دیا، اس کے حوالے سے سورۃ البقرہ میں رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا"[13]

"اللہ نے خرید و فروخت (تجارت) کو حلال کیا اور سود (ربا) کو حرام قرار دیا۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اقتصادی اصولوں کی وضاحت کی ہے۔ خرید و فروخت یا تجارت کو حلال قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ لوگوں کے درمیان شفاف لین دین اور مالی معاملات کی درستگی کو فروغ دیتی ہے۔ جبکہ سود (ربا) کو حرام قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ غیر منصفانہ فائدہ لینے کا ذریعہ ہے، جس سے معاشرت میں ناانصافی، غربت اور مالی دباؤ پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح، اسلام میں اقتصادی نظام کو اخلاقی اور معاشرتی اصولوں کے مطابق منظم رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

---

[12] Al-Nūr, 24:31.

[13] Al-Baqara, 2:275.

عالمی مالیاتی ادارے مسلم ممالک کو اپنی پالیسیوں کا پابند بنا کر اسلامی معیشت کے نفاذ کو مشکل بناتے ہیں۔

5۔ تعلیمی و فکری یلغار

تعلیمی و فکری یلغار سے مراد وہ صورتحال ہے جس میں گلوبلائزیشن، جدید ٹیکنالوجی، اور بین الاقوامی تعلیمی و ثقافتی نظام کے ذریعے غیر اسلامی نظریات اور مغربی افکار مسلم معاشروں میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس یلغار کا سب سے بڑا ہدف نوجوان نسل ہے، جسے متاثر کر کے اسلامی تعلیمات، اقدار اور ثقافت سے دور کیا جا رہا ہے۔ گلوبلائزیشن کی وجہ سے دنیا میں علم، علوم انسانی، اور سائنسی و تکنیکی مواد ایک لمحے میں مختلف ممالک میں پہنچ جاتا ہے، جس کا مثبت پہلو یہ ہے کہ تعلیمی ترقی میں اضافہ ہوتا ہے، لیکن اس کا منفی پہلو یہ ہے کہ مغربی علوم اور فلسفے کی غیر جانبدارانہ ترویج نوجوانوں کے دل و دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے، اور دینی و اخلاقی تربیت کو متاثر کرتی ہے گلوبلائزیشن نے مغربی تعلیمی ماڈلز کو معیار بنا دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں اسلامی فکر و نظریہ پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔

اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ تعلیمی نصاب میں اسلامی علوم، اخلاقیات، اور ثقافتی شعور کو مرکزی حیثیت دی جائے، اور تعلیمی ادارے نوجوانوں میں دینی تربیت کے ساتھ ساتھ علمی مہارتیں بھی فراہم کریں۔ مزید برآں، گھر اور خاندان میں والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو اسلامی اقدار اور اخلاقی تربیت کے ذریعے مغربی اثرات سے محفوظ رکھیں۔ یوں تعلیمی و فکری یلغار کو ایک مؤثر حکمت عملی، اسلامی تعلیمات اور قومی ثقافت کے امتزاج کے ذریعے کم کیا جا سکتا ہے۔

6۔ دینی و اعتقادی چیلنجز

گلوبلائزیشن کے زیرِ اثر "اسلاموفوبیا" کو فروغ دیا گیا ہے۔ میڈیا پر اسلام کو دہشت گردی سے جوڑنے کی مہم چلائی جاتی ہے۔ عصرِ حاضر میں گلوبلائزیشن اور میڈیا کے پھیلاؤ نے اسلامی معاشروں میں دینی و اعتقادی چیلنجز کو بڑھا دیا ہے۔ سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ نوجوان نسل مغربی نظریات، مادہ پرستی، لادینی رجحانات، اور سیکولر فلسفے کے اثرات کے زیرِ اثر آ رہی ہے، جس سے ایمان میں ضعف اور اسلامی اقدار کی کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ جدید میڈیا، فلم، ٹی وی اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر غیر اسلامی تصورات، فکری اور اخلاقی انتشار کو فروغ دے رہے ہیں، اور نوجوانوں کے دینی شعور پر منفی اثر ڈال رہے ہیں۔ دینی تعلیم اور اعتقادی تربیت میں کمی، اور جدید تعلیمی نظام میں مغربی نصاب کا غلبہ، مسلمانوں کے بنیادی عقائد اور فکری بصیرت کو متاثر کر رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں نوجوان اسلامی تعلیمات کو کمزور سمجھتے ہیں اور بعض اوقات مغربی فلسفے اور غیر دینی افکار کی تقلید کرتے ہیں، جس سے مذہبی شناخت میں الجھن اور فکری انتشار پیدا ہوتا ہے۔ مزید برآں، اسلامی تعلیمات کے بارے میں غلط معلومات اور جھوٹی تبلیغات کی وجہ سے اہلِ ایمان کے اعتقادات میں ضعف پیدا ہو سکتا ہے، اور افراد میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔

ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ تعلیمی ادارے اسلامی عقائد اور دینی تعلیمات کو نصاب کا لازمی حصہ بنائیں، اور نوجوانوں کو صحیح دینی رہنمائی فراہم کریں۔ والدین اور خاندان بھی بچوں کی دینی تربیت میں کلیدی کردار ادا کریں، تاکہ مغربی اثرات اور فکری یلغار کا مقابلہ کیا جا سکے۔ دینی و اعتقادی چیلنجز کو کم کرنے کے لیے مؤثر حکمت عملی میں مساجد، مدارس، اسلامی ادارے اور میڈیا کا مثبت کردار لازم ہے، جو نوجوانوں کو اسلامی تعلیمات سے جوڑے اور ان کے اعتقادی شعور کو مضبوط کرے۔

7۔ سیاسی و ثقافتی غلبہ

گلوبلائزیشن کا ایک مقصد مغربی سیاسی و ثقافتی بالادستی ہے۔ اس سے مسلم ممالک کی خود مختاری کمزور ہوئی ہے۔

الغرض گلوبلائزیشن نے اسلامی تہذیب کو کئی محاذوں پر چیلنج کیا ہے: تہذیبی شناخت، خاندانی استحکام، اخلاقیات، معیشت، تعلیم اور عقیدہ۔ ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ: اسلامی تعلیمات کو نئی نسل میں مضبوطی سے راسخ کیا جائے۔ اسلامی میڈیا اور تعلیمی ادارے مضبوط کیے جائیں۔ سود سے پاک معیشت کو فروغ دیا جائے اور مسلم ممالک باہمی اتحاد کے ذریعے مغربی ثقافتی یلغار کا مقابلہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ"[14]

"یعنی یہی میرا سیدھا راستہ ہے، اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر مت چلو۔

مبحث سوم: مسلم خاندان پر گلوبلائزیشن کے اثرات

گلوبلائزیشن کے تیز رفتار اثرات نے دنیا کے ہر معاشرتی اور ثقافتی نظام کو متاثر کیا ہے، اور مسلم خاندان بھی اس عمل سے مستثنیٰ نہیں رہا۔ عالمی میڈیا، مغربی ثقافت، اور تجارتی و معاشی نظام کے ذریعے نئے رجحانات مسلم معاشروں میں داخل ہو رہے ہیں، جس سے خاندانی اقدار اور تعلقات پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ نوجوان نسل میں فردیت اور ذاتی خواہشات کو زیادہ اہمیت دی جانے لگی ہے، والدین اور بزرگوں کے کردار میں کمی محسوس کی جا رہی ہے، اور شادی، والدین کی ذمہ داریوں اور بچوں کی تربیت کے روایتی اصول کمزور پڑ رہے ہیں۔ نتیجتاً، مسلم خاندان کی اجتماعی اور اخلاقی بنیادیں متاثر ہو رہی ہیں، اور خاندانی نظام کو نئے چیلنجز کا سامنا ہے۔

مغرب میں خاندانی نظام کو سب سے زیادہ نقصان اس تصور نے پہنچایا کہ عورت بالکل مرد کے برابر ہے۔ اس خیال نے ماممتا اور والدہ کے کردار کی قدر کو کم کر دیا اور بعض اوقات اسے ظلم و جبر سمجھا جانے لگا۔ جب عورت معاون اور تعاون کرنے والے رویے کے بجائے مقابلہ کرنے والا رویہ اختیار کرتی ہے، تو خاندان پر منفی اثر پڑتا ہے۔ خوش قسمتی سے پاکستان میں دیگر کئی ادارے تباہ ہو چکے ہیں مگر خاندانی نظام ابھی مضبوط ہے۔ اس میں بھی خوش قسمتی ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے جو اسلام کے اصولوں پر قائم ہوئی، اس لیے یہاں فحاشی، ہم جنس پرستی اور دیگر برائیاں، جو مغربی ممالک میں قانونی تحفظ حاصل کر چکی ہیں، ممنوع ہیں کیونکہ یہ خاندانی نظام کے لیے خطرناک ہیں۔

ہمارے خاندانی نظام کو ایک چھوٹے مگر اثر و رسوخ رکھنے والے گروہ سے خطرہ لاحق ہے، جو مغرب کی تقلید کو ترقی سمجھتا ہے اور اسلام و پاکستانی ثقافت کو قدامت پرست اور پرانے زمانے کی باتیں قرار دیتا ہے۔ ذرائع ابلاغ، بیوروکریسی اور تعلیمی نظام پر اس گروہ کا اثر ہے، جس کی وجہ سے اسلامی اور پاکستانی ثقافت کو مغربی نقطہ نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ انسانی حقوق، خواتین کے حقوق، منشیات اور ایڈز جیسے مسائل کے اہم پہلوؤں پر کم توجہ دی جاتی ہے اور غیر اہم پہلوؤں کو زیادہ اجاگر کیا جاتا ہے۔

اسی کے نتیجے میں ایک دوسرا گروہ بھی وجود میں آیا ہے جو مغرب سے نفرت کرتا ہے۔ دونوں انتہاپسند گروہ اکثریت کے لیے متوازن اور معقول سماجی بحث کو مشکل بنا دیتے ہیں۔[15]

یعنی مغرب میں خاندانی نظام پر اثر ڈالنے والے تصورات اور رویے ہمارے معاشرتی اقدار کے لیے خطرہ ہیں، لیکن پاکستان میں خاندانی نظام ابھی مضبوط ہے اور اسلامی اصولوں کی بنیاد پر قائم ہے۔ اگرچہ کچھ گروہ مغربی ثقافت کی تقلید کو فروغ دے رہے ہیں اور کچھ اس کے خلاف انتہاپسندی

[14] Al-An‘ām, 6:153.

[15] Rashdī, Zāhid. “Al-‘Awlama aur Islāmī Thaqāfat.” Zāhid Rashdī Blog. Accessed October 29, 2025. https://zahidrashdi.org/552۔

پر اتر آئے ہیں، مگر اصل حل یہی ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کریں، خاندانی نظام کی حفاظت کریں اور متوازن اور معقول سماجی بحث کو فروغ دیں۔ اس طرح ہم اپنے خاندان اور معاشرے کو مضبوط اور محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

مغرب میں یہ تبدیلیاں اچانک نہیں آئیں، بلکہ آہستہ آہستہ معاشرتی اقدار کو نشانہ بنایا گیا، بحث کا موضوع بنایا گیا، اور پھر جمہوری نظام کے ذریعے قانونی شکل دی گئی۔ آج یہی صورتحال کچھ مسلم معاشروں میں دیکھنے کو مل رہی ہے، جن میں کچھ ابتدائی مراحل میں ہیں، کچھ درمیانی اور کچھ آگے بڑھ چکے ہیں۔

پاکستان میں یہ سلسلہ این جی اوز، میڈیا اور عالمی طاقتوں کی سرپرستی میں جاری ہے۔ ہمارے یہاں عورت کو وہ حقوق بھی نہیں دیے گئے جو اسلام نے فراہم کیے ہیں، اس لیے مغربی ایجنڈا مختلف شکل میں سامنے آرہا ہے۔ میڈیا مسلسل اس زمین کو تیار کر رہا ہے، یونیورسٹیاں نئی نسل کو غیر دینی نظریات کی طرف لے جا رہی ہیں، اور مختلف تنظیمیں زنا اور ہم جنس پرستی کو عام کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ یہ طاقتیں اہم مراکز اور میڈیا پر کنٹرول رکھتی ہیں، اور اگر آنے والے دس سے بیس سالوں میں ان کی قوت میں اضافہ ہوتا رہا تو پھر تیسری مرحلے تک پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ اس وقت اکثریت اسے غلط سمجھ سکتی ہے، لیکن مخالفت کے باوجود زیادہ کچھ نہیں کر پائے گی۔ اس کے تدارک کے لیے ضروری ہے کہ ان سازشوں کا راستہ روکا جائے۔ اسلامی جماعتیں اور تنظیمیں اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں، مگر اصل حل یہ ہے کہ ایک مضبوط اسلامی ریاست قائم کی جائے، جو اسلام، قانون اور عوامی طاقت کے ذریعے ان سازشوں کو ناکام بنادے۔[16]

اس بحث سے واضح ہو رہا ہے کہ خاندان اور معاشرتی اقدار کو نقصان پہنچانے والے مغربی اثرات اور گلوبلائزیشن کی منفی کوششیں آہستہ آہستہ معاشرے میں داخل ہو رہی ہیں۔ پاکستان جیسے مسلم ممالک میں یہ اثرات این جی اوز، میڈیا اور تعلیمی اداروں کے ذریعے عام کیے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے مؤثر حل یہی ہے کہ اسلامی تعلیمات کو مضبوطی سے اپنایا جائے، اسلامی جماعتیں اور تنظیمیں اپنا کردار ادا کریں، اور آخرکار ایک مضبوط اسلامی ریاست قائم کی جائے جو قانون، عوامی طاقت اور اسلام کی بنیاد پر ان سازشوں کو ناکام بنادے۔

مسلم خاندانی نظام پر گلوبلائزیشن کے اثرات واضح طور پر محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں گھروں کے اندر اتحاد و یکجہتی کمزور پڑ رہی ہے اور افرادِ خاندان کے درمیان اختلافات اور انتشار بڑھ رہا ہے۔ باہمی تعاون و ہمدردی کا جذبہ کم ہوتا جا رہا ہے، رشتوں کی محبت و وابستگی کمزور ہو چکی ہے اور خود غرضی و مفاد پرستی اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ مسلم خاندان کو موجودہ دور میں گلوبلائزیشن کے مختلف اثرات کا سامنا ہے۔ عالمی معاشی، ثقافتی اور میڈیا کے رجحانات نے نہ صرف معاشرتی اقدار کو متاثر کیا ہے بلکہ خاندان کی روایتی بنیادوں کو بھی چیلنج کیا ہے۔ ان اثرات کو سمجھنا اور ان کے نتائج کا تجزیہ کرنا اس لیے ضروری ہے تاکہ خاندانی نظام کی مضبوطی اور اخلاقی و معاشرتی استحکام برقرار رکھا جاسکے۔ ذیل میں چند اثرات کا جائزہ درج ہے:

1۔ اولاد اور والدین کا تعلق

اولاد اور والدین کے تعلقات مسلم خاندان کی بنیاد ہیں اور خاندان کی مضبوطی کا سب سے اہم عنصر سمجھے جاتے ہیں۔ والدین کی ذمہ داریاں صرف معاشی اور جسمانی کفالت تک محدود نہیں بلکہ بچوں کی اخلاقی، مذہبی اور سماجی تربیت بھی شامل ہیں۔ اولاد کی پرورش میں والدین کی رہنمائی، شفقت اور نظم وضبط سے بچوں کی شخصیت اور کردار کی تشکیل ہوتی ہے۔ گلوبلائزیشن اور مغربی ثقافت کے اثرات نے اس تعلق کو چیلنج کیا ہے،

---

[16] "Toḥīd: Islāmī Ma'ārif kī Website." Toḥīd. Accessed October 29, 2025. https://tohed.com/.

کیونکہ نوجوان نسل میں والدین کی اتھارٹی کمزور ہو رہی ہے اور ذاتی خواہشات اور فردیت کو زیادہ اہمیت دی جانے لگی ہے۔ نتیجتاً والدین اور اولاد کے تعلقات میں فاصلے بڑھنے لگے ہیں، اور خاندانی ہم آہنگی متاثر ہو رہی ہے۔ گلوبلائزیشن کے زیرِ اثر اولاد میں والدین کی نافرمانی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بچے اپنے والدین کو دقیانوسی اور پرانے خیالات کا حامل سمجھنے لگے ہیں۔ قرآن مجید نے والدین کی اطاعت اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی واضح ہدایت دی ہے:

"وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا"[17]

"اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔"

دوسری جانب والدین بھی اپنی ذمہ داریوں کو فراموش کر رہے ہیں۔ بعض والدین اپنی پرتعیش زندگی کو ترجیح دیتے ہوئے اولاد کو بوجھ تصور کرنے لگے ہیں اور ان کی اخلاقی و روحانی تربیت سے پہلو تہی اختیار کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"كلكم راعٍ وكلكم مسؤول عن رعيته"[18]

"تم میں ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔"

والدین اور اولاد کے تعلقات کی مضبوطی نہ صرف خاندانی نظام کی بنیاد ہے بلکہ پورے معاشرے کی اخلاقی اور سماجی صحت کے لیے بھی ضروری ہے۔ گلوبلائزیشن اور مغربی اثرات نے اس تعلق میں خلل ڈالنا شروع کر دیا ہے، جس سے والدین کی رہنمائی اور اولاد کی تربیت متاثر ہو رہی ہے۔ اس چیلنج کا مقابلہ صرف اسلامی تعلیمات پر عمل، والدین اور معاشرتی اداروں کی مشترکہ کوششوں اور خاندانی اقدار کی حفاظت کے ذریعے ممکن ہے۔ مضبوط والدین و اولاد کے تعلقات کے بغیر خاندانی استحکام اور معاشرتی ہم آہنگی قائم نہیں رہ سکتی۔

2۔ معاشرتی تعلقات کا زوال

معاشرتی تعلقات کسی بھی معاشرے کی مضبوطی اور ترقی کا اہم ستون ہیں۔ تاہم آج کے دور میں گلوبلائزیشن، مغربی ثقافت، اور میڈیا کے اثرات کی وجہ سے معاشرتی تعلقات کمزور ہو رہے ہیں۔ لوگ ذاتی مفادات اور لذتوں کو زیادہ اہمیت دینے لگے ہیں، جس سے خاندان، دوستوں اور کمیونٹی کے درمیان روابط متاثر ہو رہے ہیں۔ بڑوں اور نوجوانوں کے درمیان فاصلے بڑھ گئے ہیں، احترام اور اعتماد کی کمی پیدا ہو رہی ہے، اور لوگ ایک دوسرے سے جڑنے کی بجائے الگ تھلگ زندگی گزارنے لگے ہیں۔ نتیجتاً معاشرتی ہم آہنگی اور اتحاد خطرے میں آ گیا ہے۔ گلوبلائزیشن کے سبب معاشرتی سطح پر بھی دوری اور اجنبیت بڑھ گئی ہے۔ ایک ہی عمارت میں رہنے والے پڑوسی ایک دوسرے سے کٹ کر رہتے ہیں۔ حالانکہ اسلام نے پڑوسی کے حقوق پر سخت تاکید کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ"[19]

"جبرائیل مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں اتنی تاکید کرتے رہے کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پڑوسی کو بھی وارث قرار دیں گے۔"

---

[17] Al-Isrā’, 17:23.

[18] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl. *Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth No. 893.

[19] Al-Bukhārī, *Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth No. 6015.

اسی طرح بزرگوں کے ساتھ تعلق اور ان کا احترام کمزور پڑ رہا ہے۔ آج کل نوجوان اپنے والدین اور بزرگوں کو بوجھ سمجھتے ہیں اور انہیں بڑھاپے کے گھروں (بیت المعمرین) میں چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا"[20]

"وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔"

اس طرح معاشرتی تعلقات کی کمزوری نہ صرف خاندان بلکہ پورے معاشرے کے استحکام کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔ گلوبلائزیشن، میڈیا اور مغربی اثرات نے لوگوں کو ذاتی مفادات اور لذتوں کی طرف مائل کیا ہے، جس سے اعتماد، تعاون اور باہمی احترام کمزور ہو رہا ہے۔ اس زوال کو روکنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اسلامی اور اخلاقی تعلیمات کو اپنائیں، کمیونٹی اور خاندانی اقدار کو مضبوط کریں، اور نوجوانوں میں سماجی ذمہ داری اور تعاون کی تربیت فراہم کریں۔ صرف اسی صورت میں معاشرتی ہم آہنگی اور اتحاد قائم رہ سکتا ہے۔

3۔خاندانی جرائم اور بگاڑ

خاندانی جرائم اور بگاڑ آج کے معاشرے میں ایک سنگین مسئلہ بن چکے ہیں۔ ان میں گھریلو تشدد، بچوں کے ساتھ زیادتی، طلاق اور ازدواجی بے وفائی شامل ہیں، جو نہ صرف خاندان کے اندر کشیدگی پیدا کرتے ہیں بلکہ بچوں کی تربیت اور شخصی کردار پر بھی منفی اثر ڈالتے ہیں۔ گلوبلائزیشن، مغربی ثقافت، اور میڈیا کے اثرات نے خاندان کی اخلاقی اور اجتماعی بنیادوں کو کمزور کیا ہے، جس سے خاندانی جرائم کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ والدین، معاشرتی ادارے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خاندانی نظام کو مضبوط کیا جائے تاکہ معاشرتی بگاڑ کو روکا جا سکے۔ خاندانی انتشار اور ذاتی مفاد پرستی کے نتیجے میں جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ والد کا اولاد کو قتل کرنا، اولاد کا والدین پر ہاتھ اٹھانا، میاں بیوی کے درمیان تشدد اور حتیٰ کہ محرم رشتوں کے ساتھ بدکاری کے واقعات بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ سب گلوبلائزیشن کے منفی اثرات ہیں جو خاندان کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں صرف دینی شعور کی بیداری اور اسلام پر عمل ہی تحفظ فراہم کر سکتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا"[21]

"اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کی زندگی تنگی میں گزرے گی۔"

خاندانی جرائم اور بگاڑ نہ صرف خاندان کو کمزور کرتے ہیں بلکہ پورے معاشرے کی اخلاقی اور سماجی صحت پر منفی اثر ڈالتے ہیں۔ گلوبلائزیشن اور مغربی اثرات نے ان مسائل کو بڑھانے میں کردار ادا کیا ہے، مگر ان کا حل ممکن ہے۔ والدین، معاشرتی ادارے، اور اسلامی تعلیمات کی رہنمائی کے ذریعے خاندانی نظام کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ جب خاندان مضبوط ہو گا تو بچوں کی تربیت بہتر ہو گی، ازدواجی تعلقات مستحکم ہوں گے اور معاشرتی ہم آہنگی قائم رہے گی۔ لہٰذا، گلوبلائزیشن کے اثرات کا مقابلہ صرف دین پسندی اور شریعت پر سختی سے عمل پیرا ہونے کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ علماء اور داعیانِ امت پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی اصلاحی و دعوتی کوششوں کو مزید تیز کریں تاکہ مسلم معاشرہ کو ان مہلک اثرات سے محفوظ رکھا جا سکے۔

---

[20] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā. *Sunan al-Tirmidhī*, Ḥadīth No. 1920.

[21] Ṭāhā, 20:114.

خلاصہ کلام

گلوبلائزیشن کے ذریعے مغربی طرزِ زندگی، مادہ پرستی، فردیت پسندی اور غیر اسلامی اقدار دنیا کے مختلف حصوں میں تیزی سے پھیل رہی ہیں، جس سے اسلامی تہذیب کو فکری، اخلاقی اور ثقافتی چیلنجز کا سامنا ہے۔ میڈیا، سوشل میڈیا، جدید تعلیم و کاروباری رجحانات، اور عالمی ثقافتی بہاؤ نوجوان نسل پر اثر ڈال کر دینی شعور، خاندانی اقدار اور سماجی ہم آہنگی کو کمزور کر سکتے ہیں۔ نتیجتاً نوجوانوں میں حیا، صبر، تعاون اور اخلاقی تربیت کے معیار میں کمی دیکھنے کو ملتی ہے، اور معاشرتی و خاندانی ڈھانچہ متاثر ہوتا ہے۔یعنی اسلامی تہذیب کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ عالمی ثقافتی اور فکری بہاؤ کے مثبت پہلو اپنائے جائیں، اور منفی اثرات سے بچاؤ کے لیے دینی، اخلاقی اور تعلیمی نظام کو مضبوط کیا جائے۔ عصر حاضر میں گلوبلائزیشن نے دنیا کو ایک مربوط عالمی نظام میں بدل دیا ہے، جہاں ثقافت، علم، معاشرتی اقدار اور اقتصادی نظام ایک دوسرے پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ اس عمل نے اسلامی تہذیب کے لیے کئی چیلنجز پیدا کیے ہیں۔ مغربی ثقافت اور لائف اسٹائل کی ترویج، میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اسلام کی اقدار اور روایات پر اثر ڈال رہی ہے۔ نوجوان نسل پر مغربی نظریات، فیشن، تفریحی مواد اور سوشل میڈیا کے ذریعے اثرات بڑھ رہے ہیں، جس سے دینی شعور میں کمی اور فکری انتشار کا خطرہ ہے۔ دوسری جانب، علمی و تعلیمی یلغار نے اسلامی تعلیمات اور ثقافت کے فروغ میں مواقع بھی فراہم کیے ہیں، لیکن یہ اس وقت مؤثر ہوں گے جب تعلیم کا مقصد صرف دنیاوی کامیابی نہ بلکہ دینی و اخلاقی ترقی بھی ہو۔ خاندانی نظام، اخلاقی تربیت، والدین و بزرگوں کی دیکھ بھال، اور معاشرتی اقدار میں کمیابی کی ضرورت بھی گلوبلائزیشن کے تناظر میں مزید اہم ہو گئی ہے۔ نتیجتاً، اسلامی تہذیب کو درپیش تحدیات کا مقابلہ صرف تعلیم، دینی شعور، اخلاقی تربیت اور مضبوط ثقافتی و مذہبی اقدار کے فروغ کے ذریعے ممکن ہے۔ یہ عمل نہ صرف اسلامی شناخت کو محفوظ رکھے گا بلکہ مسلمانوں کو عالمی نظام میں فعال اور مؤثر کردار ادا کرنے کے قابل بھی بنائے گا۔

نتائج

* گلوبلائزیشن کے باعث مغربی ثقافت اور طرزِ زندگی کے اثرات بڑھ گئے ہیں، جس سے اسلامی اقدار اور روایات پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔
* سوشل میڈیا، تفریحی مواد اور عالمی رجحانات کی وجہ سے نوجوانوں میں دینی شعور میں کمی اور فکری انتشار کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔
* جدید تعلیم اور ٹیکنالوجی نے دینی و اخلاقی تعلیم کے فروغ کے لیے مواقع فراہم کیے ہیں، مگر یہ اس وقت مؤثر ہوں گے جب تعلیم کا مقصد دنیاوی فوائد کے ساتھ دینی و اخلاقی تربیت بھی ہو۔
* مغربی ثقافت اور معاشرتی رجحانات خاندانی رشتوں، والدین و بزرگوں کی دیکھ بھال اور بچوں کی تربیت پر منفی اثر ڈال سکتے ہیں۔
* اسلامی تہذیب کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ دینی شعور، اخلاقی تربیت اور اسلامی اقدار کو مضبوط بنایا جائے۔
* اسلامی کمیونٹی کو چاہیے کہ گلوبلائزیشن کے اثرات کے مثبت پہلوؤں کو اپنائے اور منفی اثرات سے بچنے کے لیے ثقافتی، تعلیمی اور دینی پالیسیز مرتب کرے۔

سفارشات

* تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیمات، اخلاقی تربیت اور دینی شعور کو نصاب کا لازمی حصہ بنایا جائے تاکہ نوجوان نسل مغربی ثقافت کے منفی اثرات سے محفوظ رہے۔
* مسلمانوں میں اپنی تہذیب، ثقافت اور اقدار کی اہمیت کے بارے میں آگاہی بڑھائی جائے تاکہ وہ اپنی شناخت کو برقرار رکھ سکیں۔
* انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور دیگر ٹیکنالوجیز کو دینی تعلیم، علمی تحقیق اور اسلامی پیغام کی ترویج کے لیے استعمال کیا جائے۔

* عالمی سطح پر مسلمانوں کے علمی، اخلاقی اور ثقافتی خدمات کو اجاگر کیا جائے تاکہ دنیا میں اسلامی تہذیب کی مثبت تصویر قائم ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar min Umūr Rasūl Allāh ﷺ wa Sunanihi wa Ayyāmihi*. Beirut: Dār al-Ta'ṣīl, 2012.
* Al-Riqb, Ṣāliḥ Ḥusayn. *Al-ʻAwlama*. n.p.: Al-Maktaba al-Shāmila al-Dhahabīya, 1422 AH/2002.
* Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʻĪsā. *Sunan al-Tirmidhī*. n.p.: n.p., n.d.
* Al-ʻUshshī, ʻAbd Allāh. "Thaqāfat al-ʻAwlama bi-Waṣfihā Khiṭāban Mutatarrifan." Ministry of Awqaf, Saudi Arabia. Accessed October 29, 2025, https://www.awqaf.gov.sa.
* Giddens, Anthony. *The Consequences of Modernity*. Stanford: Stanford University Press, 1990.
* Ḥijāzī, Maḥmūd Fahmī. "Risālat al-Hilāl." *Risālat al-Hilāl*, March 2001.
* Iqbāl, ʻAllāma Muḥammad. "Bāng-e-Darā, Ḥiṣṣa Dūm: 1905 se 1908 tak (March 1907)." In *Bāng-e-Darā*. Lahore: n.p., n.d.
* Izzat, Al-Sayyid Aḥmad. *Al-Hubār: Mazāʻim al-ʻAwlama*. Damascus: Ittiḥād al-ʻArab, 2000.
* *New Collegiate Dictionary*. Springfield, MA: Merriam-Webster, 1991.
* Nurullah, Abu Sadat. "Globalisation as a Challenge to Islamic Cultural Identity." *International Journal of Interdisciplinary Social Sciences* 3, no. 6 (2008): 45–56.
* Rahman, S. A., and M. S. Uddin. "The Impact of Globalization on Family Values." *International Journal of Advanced Research* 5, no. 8 (2017): 968–77. https://doi.org/10.21474/IJAR01/5143.
* Rajab, Muṣṭafā. "Makhāṭir al-ʻAwlama ʻalā al-Mujtamaʻāt al-ʻArabīya." *Majallat al-Bayān*, 2000.
* Rashdī, Zāhid. "Al-ʻAwlama aur Islāmī Thaqāfat." Zāhid Rashdī Blog. Accessed October 29, 2025, https://zahidrashdi.org/552.
* "Toḥīd: Islāmī Maʻārif kī Website." Toḥīd. Accessed October 29, 2025, https://tohed.com/.